بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat

دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا نبی ماننا ہے تو پھر آپ کا ہر عمل ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہے

عبادتوں کے ساتھ ساتھ آپ کے اعلیٰ اخلاق ہمارے لئے نمونہ ہیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت صرف زبانی دعویٰ نہ ہو اس کے صرف نعرے نہ لگائے جائیں بلکہ اس عشق و محبت کا اظہار آپ کے اسوہ حسنہ کو اپنا کر ہونا چاہئے

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 25 ؍اگست 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (لندن)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم آج یہاں جلسہ میں شمولیت کے لئے جمع ہیں۔ جیسا کہ ہر احمدی جانتا ہے کہ ہمارا یہاں جلسہ کے لئے اکٹھا ہونا کسی دنیاوی ہاؤ ہو شور شرابے یا کسی دنیاوی مقصد کے لئے نہیں ہے بلکہ اس لئے ہے کہ یہاں کے پروگراموں میں شامل ہو کر ایک روحانی ماحول میں رہ کر اپنی روحانیت کو بڑھائیں اپنی علمی استعدادوں کو بڑھائیں اپنی اعتقادی حالت کو بہتر کریں اپنی عملی حالتوں میں بہتری کریں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کریں اور اللہ تعالیٰ کے حق اور اس کے بندوں کے حق ادا کریں۔ پس اپنے اس مقصد کو ہمیں ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے کہ اس جلسہ میں شامل ہونے کا ہمارا کیا مقصد ہے۔

اس وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض حوالے پیش کروں گا۔ اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ عقائد کا اثر اعمال پر بھی ہوتا ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اسلام کے دو حصے ہیں ایک تو یہ کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جاوے اور اس کے احسانوں کے بدلے میں اس کی پوری اطاعت کی جاوے۔ دوسرا حصہ یہ ہے کہ مخلوق کے حقوق شناخت کر کے اور کما حقہ اس کو بجالاوے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں جو انسان سچا اور بے نقص عقیدہ اختیار کرتا ہے اور خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا تو اس سے اعمال خود بخود ہی اچھے صادر ہوتے ہیں اور یہی باعث ہے کہ جب مسلمانوں نے سچے عقائد چھوڑ دیئے تو آخر دجال وغیرہ کو خدا ماننے لگ گئے۔

حضور انور نے فرمایا: ابھی دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ بڑی بڑی حکومتیں بھی دنیاوی طاقتوں کو خدا ماننے لگ گئی ہیں ان کی جھولی میں گرنے لگ گئی ہیں اور یہ آجکل ہمیں ہر جگہ نظر آتا ہے۔ افراد سے لے کر مسلمان حکومتوں تک کا یہی حال ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خدا نے مجھے بار بار کہا ہے کہ الخیر کلہ فی القران۔ اس کی تعلیم ہے خدا واحد لاشریک ہے جو قرآن نے کہا وہ بالکل سچ ہے۔ سب بھلائیاں قرآن کریم میں تلاش کرو اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کا حق بجالاؤ اور جو بندوں کے حق ہیں ان کو بھی ادا کرو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: اس سلسلہ کے قیام کا مقصد ہی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو اور دعا اور عبادت کی حقیقت کا علم ہو۔ آپ فرماتے ہیں کہ جیسے پہلا آدمی جو صرف دعا کرتا ہے اور تدبیر نہیں کرتا وہ خطا کار ہے اسی طرح پر یہ دوسرا جو تدبیر کو کافی سمجھتا ہے وہ ملحد ہے۔ مگر تدبیر اور دعا دونوں باہم ملا دینا اسلام ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: گناہ اور غفلت سے بچنے کے لئے اس قدر تدبیر کرے جو تدبیر کا حق ہے اور اس قدر دعا کرے جو دعا کا حق ہے اسی واسطے قرآن شریف کی پہلی ہی سورۃ فاتحہ میں ان دونوں باتوں کو مدنظر رکھ کر فرمایا ہے۔ جب مؤمن ایاك نعبد کہتا ہے کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں تو معاً اس کے دل میں خیال گزرتا ہے کہ میں کیا چیز ہوں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں جب تک اس کا فضل اور کرم نہ ہو۔ اس لئے وہ معاً کہتا ہے۔ ایاك نستعین۔ مدد بھی تجھ ہی سے چاہتے ہیں۔ یہ ایک نازک مسئلہ ہے جس کو بجز اسلام کے اور کسی مذہب نے نہیں

سمجھا۔مگر اس زمانے میں دیکھتا ہوں کہ لوگوں کی یہ حالت ہو رہی ہے کہ وہ تدبیریں تو کرتے ہیں مگر دعا سے غفلت کی جاتی ہے بلکہ اسباب پرستی اس قدر بڑھ گئی ہے کہ تدابیر دنیا کو ہی خدا بنالیا گیا ہے اور دعا پر ہنسی کی جاتی ہے اور اس کو ایک فضول شئے قرار دیا جاتا ہے۔ یہ سارا اثر یورپ کی تقلید سے ہوا ہے یہ خطرناک زہر ہے جو دنیا میں پھیل رہا ہے۔مگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس زہر کو دور کرے چنانچہ یہ سلسلہ اس نے اس لئے قائم کیا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: سب لوگ یاد رکھو کہ رسمی طور پر بیعت میں داخل ہونا یا مجھ کو امام سمجھ لینا اتنی ہی بات نجات کے واسطے ہرگز کافی نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ دلوں کو دیکھتا ہے وہ زبانی باتوں کو نہیں دیکھتا۔فرمایا نجات کے واسطے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بار بار فرمایا ہے وہی ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ اول سچے دل سے اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک سمجھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا نبی یقین کرے اور قرآن شریف کو کتاب اللہ سمجھے کہ وہ ایسی کتاب ہے کہ قیامت تک اب اور کوئی کتاب یا شریعت نہ آئے گی۔

بہت سے لوگ ہیں جو یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اس سلسلہ کی ضرورت کیا ہے۔ نیا سلسلہ قائم کر دیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آ کر کیا ضرورت تھی؟ فرماتے ہیں کیونکہ ایمانی حالت کمزور ہوتے ہوتے یہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے کہ ایمانی قوت بالکل ہی معدوم ہو گئی ہے اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ حقیقی ایمان کی روح پھونکے جو اس سلسلہ کے ذریعہ سے اس نے چاہا ہے ایسی صورت ان لوگوں کا اعتراض بے جا اور بیہودہ ہے۔ پس یاد رکھو کہ ایسا وسوسہ ہرگز کسی کے دل میں نہیں آنا چاہئے اور اگر پورے غور اور فکر سے کام لیا جاوے تو یہ وسوسہ آ ہی نہیں سکتا۔ہم حقیقی امن پیدا کرنا چاہتے ہیں جو انسان کو گناہ کی موت سے بچا لیتا ہے اور ان رسوم وعادات کے پیرو لوگوں میں وہ باتیں نہیں ان کی نظر ظاہر پر ہے حقیقت پر نگاہ نہیں ان کے ہاتھ میں چھلکا ہے جس میں مغز نہیں۔

حضور انور نے فرمایا: پس جب آپ کی بعثت کا مقصد اللہ تعالیٰ سے حقیقی تعلق پیدا کروانا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کی پہچان کروانا ہے قرآن کریم کی حکومت کو اپنے اوپر لاگو کروانا ہے تو ہم جو آپ کے ماننے والے ہیں ہمیں اپنی اعتقادی اور عملی حالتوں کی اصلاح بھی اس کے مطابق کرنی چاہئے۔ پھر ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ کیا ہماری بیعت یہ حقیقی رنگ لئے ہوئے ہے یا صرف زبانی باتیں ہی ہیں۔کیا ہماری عبادتیں اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک سمجھتے ہوئے اس کے لئے ہیں یا نہیں۔ بہت سے احمدیوں میں سے بھی ایسے ہیں کہ پانچ وقت نمازیں ادا نہیں کرتے اور ملنے پر مجھے بھی کہہ دیتے ہیں کہ دعا کریں کہ ہم ادا کیا کریں حالانکہ یہ تو ایک بنیادی چیز ہے جو ہر احمدی کا فرض ہے، ہر مؤمن کا فرض ہے، ہر مسلمان کا فرض ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آنے کے بعد تو ایک دلی شوق سے اور ذوق سے نمازیں ادا ہونی چاہئیں نہ یہ کہ نمازیں پوری نہ پڑھیں اور آگے سے کہہ دیا کہ دعا کریں کہ ہم نمازیں پڑھ لیں۔ جب خود احساس ہے کہ نمازیں نہیں پڑھتے تو پھر کوئی تدبیر بھی کرنی پڑے گی۔خود کوشش کرنی پڑے گی۔خود کوشش اور دعا کیوں نہیں کرتے۔ **ایاك نعبد و ایاك نستعین** جب کہتے ہیں تو صرف منہ سے کہنے کی بجائے ان الفاظ کو دل کی گہرائی سے دہراتے ہوئے اس پر عمل کیوں نہیں کرتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا نبی مانا ہے تو پھر آپ کا ہر عمل ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہے۔عبادتوں کے ساتھ ساتھ آپ کے اعلیٰ اخلاق ہمارے لئے نمونہ ہیں۔ معاشرتی تعلقات ہیں، گھریلو تعلقات ہیں، بیویوں سے اعلیٰ اخلاق کا نمونہ آپ نے پیش فرمایا ہمارے لئے لیکن بہت سارے ایسے ہیں جو گھروں میں فساد پیدا کرتے ہیں ان کے جذبات کا خیال رکھنا آپ نے ہمیں سکھایا بچوں سے شفقت سے پیش آنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھایا۔ دوسروں کے عمومی جذبات کا خیال رکھنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھایا لڑائی جھگڑوں سے بچنا آپ نے اس کی تلقین بھی کی اور ہمیں سکھایا اور اپنے عمل سے دکھایا۔امانت میں خیانت نہ کرنا اس کی تو سخت تلقین اسلام کی تعلیم میں بھی ہے اور آپ نے کر کے دکھائی ہمیں۔ جیسے بھی حالات ہوں عاجزی اور انکساری دکھانا سچائی کے اعلیٰ ترین معیار قائم کرنا اور کون سا ایسا خلق ہے جس کی معراج ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں نظر نہیں آتی۔ اگر ہم حقیقت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا نبی مانتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو آپ کی غلامی میں بھیجا ہوا زمانے کا امام مانتے ہیں تو پھر اپنے عملوں کو بھی اپنی عبادتوں کے معیاروں کو بھی ہمیں بلند کرنا ہوگا۔ قرآن کریم کے احکامات کو دیکھ کر اس کے اوامر و نواہی کو دیکھ کر ہمیں جائزہ لینا ہوگا کہ کون کون سی نیک باتوں کو ہم کرنے

والے ہیں اور کون سی ہم نہیں کر رہے۔ کون سی برائیوں کو ہم چھوڑ رہے ہیں اور کن کو ہم نہیں چھوڑ رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مقام اور دعوے کو صحیح رنگ میں پہچاننے کی ضرورت ہے۔

پس یہ زمانہ جو دنیا کو اللہ تعالیٰ سے دور لے گیا ہے اور ترقی کے نام پر ہر روز ہر آنے والا دن دور لے جانے کے لئے ایک نئی کوشش کرتا چلا جا رہا ہے اس وقت میں یہ احمدی کا ہی کام ہے کہ اپنے تعلق باللہ اور اللہ تعالیٰ کی معرفت کو حاصل کرنے کی کوشش کریں اور ہر چڑھنے والا دن اس معرفت میں ترقی کرنے والا ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت صرف زبانی دعویٰ نہ ہو اس کے صرف نعرے نہ لگائے جائیں بلکہ اس عشق و محبت کا اظہار آپ کے اسوہ حسنہ کو اپنا کر ہونا چاہئے۔ یہ نہیں کہ نعرے تو آپ کے نام کے لگالئے اور اس کے بعد ظلم بھی آپ کے نام پر ہو رہا ہے آجکل مسلمانوں کی یہی حالت ہے۔ بہت ساری تنظیمیں بنی ہوئی ہیں حکومتیں بھی اور تنظیمیں بھی اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر ظلم کر رہی ہیں۔ وہ رحمت للعالمین جو تمام زمانے کے لئے رحمت بن کر آیا تھا ان کو انہوں نے ظلم کا نشان اپنے عملوں سے بنا دیا ہے۔ گو ان کی کوششیں کامیاب نہیں ہوسکتیں اس لئے اس زمانے میں مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام آئے تھے اور یہی ہم کوشش کرتے چلے جا رہے ہیں کہ اسلام کی حقیقی تصویر دنیا کے سامنے پیش کریں۔

پس ہمیں اس حقیقی تصویر کو پیش کرنے کے لئے آپ کے ہر اُسوے کو اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ قرآن کریم کی حکومت اپنے اوپر لاگو کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور ہر وقت اس کوشش میں رہنا چاہئے کہ ہمارا ہر عمل اعمال صالحہ کا عمل ہو۔ ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ہم ہر لمحہ اس کوشش میں ہوں کہ ہم نے شیطان سے دور ہونا ہے اور رحمان کے قریب ہونا ہے ورنہ جیسا کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا ہے غیر بھی نمازیں پڑھتے ہیں لیکن اکثر ان کی نمازیں زمین پر ہی رہ جاتی ہیں وہ عرش پر نہیں جاتیں۔ عرش کے خدا کو ان نمازوں سے کوئی بھی غرض نہیں ہے کیونکہ ان میں اخلاص نہیں ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: نماز اس وقت حقیقی نماز کہلاتی ہے جب اللہ تعالیٰ سے سچا اور پاک تعلق ہو اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور اطاعت میں اس حد تک فنا ہو اور یہاں تک دین کو دنیا پر مقدم کرلے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان تک دے دینے اور مرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ جب یہ حالت انسان میں پیدا ہو جائے اس وقت کہا جائے گا کہ اس کی نماز نماز ہے مگر جب تک یہ حقیقت انسان کے اندر پیدا نہیں ہوتی اور سچے اخلاص اور وفاداری کا نمونہ نہیں دکھلاتا اس وقت تک اس کی نمازیں اور دوسرے اعمال بے اثر ہیں۔

پھر یہ بیان فرماتے ہوئے کہ حقیقی نیکی کیا ہے آپ فرماتے ہیں کہ تقویٰ کے معنی ہیں بدی کی باریک راہوں سے پرہیز کرنا مگر یاد رکھو نیکی اتنی نہیں ہے کہ ایک شخص کہے کہ میں نیک ہوں اس لئے کہ میں نے کسی کا مال نہیں اڑایا، نقب زنی نہیں کی، چوری نہیں کرتا، بدنظری اور زنا نہیں کرتا۔ فرماتے ہیں ایسی نیکی عارف کے نزدیک ہنسی کے قابل ہے کیونکہ اگر وہ ان بدیوں کا ارتکاب کرے اور چوری اور ڈاکہ زنی کرے تو وہ سزا پائے گا۔ پس یہ کوئی نیکی نہیں ہے کہ جو عارف کی نگاہ میں قابل قدر ہو بلکہ اصلی اور حقیقی نیکی یہ ہے کہ نوع انسان کی خدمت کرے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں کامل صدق اور وفاداری دکھلائے اور اس کی راہ میں جان تک دے دینے کو تیار ہو۔ اسی لئے یہاں فرمایا ہے ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون۔ یعنی اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہے جو بدی سے پرہیز کرتے ہیں اور ساتھ ہی نیکیاں بھی کرتے ہیں۔ یہ خوب یاد رکھو کہ نرا بدی سے پرہیز کرنا کوئی خوبی کی بات نہیں جب تک اس کے ساتھ نیکیاں نہ کرے۔

بہت بڑی بڑی برائیوں میں سے ایک برائی اور گناہ جھوٹ ہے اس سے بچنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ میں نے غور کیا ہے قرآن شریف میں کئی ہزار حکم ہیں ان کی پابندی نہیں کی جاتی۔ ادنیٰ ادنیٰ سی باتوں میں خلاف ورزی کرلی جاتی ہے یہاں تک کہ دیکھا جاتا ہے کہ بعض جھوٹ تو دوکاندار بولتے ہیں اور بعض مصالحے دار جھوٹ بولتے ہیں حالانکہ خدا تعالیٰ نے اس کو جس کے ساتھ رکھا ہے مگر بہت سے لوگ دیکھتے ہیں کہ رنگ آمیزی کر کے حالات بیان کرنے سے نہیں رکتے اور اس کو کوئی گناہ بھی نہیں سمجھتے۔ ہنسی کے طور پر بھی جھوٹ بولتے ہیں انسان صدیق نہیں کہلا سکتا جب تک جھوٹ کے تمام شعبوں سے پرہیز نہ کرے۔

ایک اعلیٰ خلق پردہ پوشی ہے جو صرف خلق ہی نہیں بلکہ اس سے انسان بہت سے جھگڑوں اور فسادوں سے بھی بچتا ہے اور دنیا کو بھی بچاتا ہے چنانچہ اس بات کو بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ میں دیکھتا ہوں کہ جماعت میں باہم نزاعیں بہت ہو جاتی ہیں اور معمولی معمولی نزاع سے پھر ایک دوسرے کی عزت پر حملہ کرنے لگتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا نام ستار ہے پھر یہ کیوں اپنے بھائی پر رحم نہیں کرتا اور عفو اور پردہ پوشی سے کام نہیں لیتا چاہئے کہ اپنے بھائی کی پردہ پوشی کرے اور اس کی عزت وآبرو پر حملہ نہ کرے فرماتے ہیں ایک چھوٹی سی کتاب میں لکھا دیکھا ہے کہ ایک بادشاہ قرآن لکھا کرتا تھا ایک ملاں نے کہا کہ یہ آیت غلط لکھی ہے۔ بادشاہ نے اس وقت اس آیت پر دائرہ کھینچ دیا کہ اس کو کاٹ دیا جائے گا۔ جب وہ چلا گیا تو اس دائرے کو کاٹ دیا۔ جب بادشاہ سے پوچھا گیا کہ ایسا کیوں کیا تو اس نے کہا کہ دراصل وہ غلطی پر تھا وہ غلطی پر تھا مگر میں نے اس وقت دائرہ کھینچ دیا کہ اس کی دلجوئی ہو جائے۔ فرماتے ہیں کہ یہ بڑی رعونت کی جڑ اور بیماری ہے کہ دوسرے کی خطا پکڑ کر اشتہار دے دیا جاوے۔ ایسے امور سے نفس خراب ہو جاتا ہے۔ اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔ غرض یہ سب امور تقویٰ میں داخل ہیں اور اندرونی بیرونی امور میں تقویٰ سے کام لینے والا فرشتوں میں داخل کیا جاتا ہے کیونکہ اس میں کوئی سرکشی باقی نہیں رہ جاتی۔ فرماتے ہیں تقویٰ حاصل کرو کیونکہ تقویٰ کے بعد ہی خدا تعالیٰ کی برکتیں آتی ہیں۔ متقی دنیا کی بلاؤں سے بچایا جاتا ہے خدا ان کا پردہ پوش ہو جاتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ بہت سے آدمیوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ اپنے بھائیوں پر معاً ناپاک الزام لگا دیتے ہیں ان باتوں سے پرہیز کرو۔ بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچاؤ اور اپنے بھائیوں سے ہمدردی اور ہمسایوں سے نیک سلوک کرو۔ اپنے بھائیوں سے نیک معاشرت کرو اور سب سے پہلے شرک سے بچو کہ یہ تقویٰ کی ابتدائی اینٹ ہے۔

اپنے بھائی کی غلطی کو دیکھ کر کیا طریق اختیار کرنا چاہئے اس کی مزید وضاحت فرماتے ہوئے۔ آپ فرماتے ہیں: مجھے اپنی جماعت کا یہ بڑا غم ہے کہ ابھی تک یہ لوگ آپس میں ذرا ذرا سی بات پر چڑ جاتے ہیں۔ عام مجلس میں کسی کو احمق کہہ دینا بھی بڑی غلطی ہے۔ اگر اپنے کسی بھائی کی غلطی دیکھو تو اس کے لئے دعا کرو کہ خدا اسے بچا لیوے یہ نہیں کہ منادی کرو۔ جب کسی کا بیٹا بدچلن ہو تو اس کو سردست کوئی ضائع نہیں کرتا بلکہ اندر ایک گوشے میں سمجھاتا ہے کہ یہ برا کام ہے اس سے باز آجاؤ۔ پس جیسے رفق حلم اور ملائمت سے اپنی اولاد سے معاملہ کرتے ہو ویسے ہی آپس میں بھائیوں سے کرو۔ جس کے اخلاق اچھے نہیں ہیں مجھے اس کے ایمان کا خطرہ ہے کیونکہ اس میں تکبر کی ایک جڑ ہے اگر خدا راضی نہ ہو تو گویا یہ برباد ہو گیا۔

توبہ کرتے رہو استغفار کرو دعا سے ہر وقت کام لو۔ فرماتے ہیں کہ ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار توبہ دینی علوم کی واقفیت خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہیں۔ نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے جب نماز پڑھو تو اس میں دعا کرو اور غفلت نہ کرو اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوق الٰہی کے متعلق ہو خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو بچو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم ان معیاروں کو حاصل کرنے والے ہوں اور آپ کی بیعت میں آ کر آپ کی بعثت کے مقصد کو سمجھنے والے اور اسے پورا کرنے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کو استعمال کرنے والے ہوں اور دنیا کو بھی اس حقیقت سے آگاہ کرنے والے ہوں۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 25 - August - 2017

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB